دی ہے۔ عرب دور میں سندھ نے کئی مقامی عرب شعرا پیدا کیے اور بہت سے سندھی علما نے سیرت' حدیث' فقہ اور علم کلام پر متعدد کتابیں لکھیں۔ ان میں ابوحشر سندھی اور ابوالعطا ملتانی کے نام معروف ہیں' مگر دونوں اصحاب کا نام کتاب میں نہیں ملتا۔

درحقیقت بلوچستان' سندھ اور جنوبی پنجاب کی زبانوں (بلوچی' سندھی اور سرائیکی) پر بھی عربی کے گہرے اثرات ہیں۔ یہاں بعض الفاظ (مثلاً ق اور ض) کا لہجہ خالص عربی کا ہے۔ ان زبانوں میں آج بھی کثیر تعداد میں عربی الفاظ ملتے ہیں جنھیں صرف ایک عربی دان ہی چھانٹ کر سمجھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ان زبانوں میں فارسی الفاظ بھی کثرت سے ملتے ہیں۔

دوسرے باب میں مصنف نے بتایا ہے کہ ہمارے موجودہ نظامِ تعلیم (قدیم طرز کے دینی مدرسوں اور جدید تعلیم کے اداروں) میں عربی زبان کے نصاب اور تدریس وغیرہ کی کیا صورت ہے۔ باب ۳ میں پاکستان میں عربی زبان کی ترویج اور توسیع و ترقی کے لیے کی گئی کاوشوں کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں ضروری دستاویزات اور عربی مجلات کی فہرست بھی شاملِ کتاب ہے۔

پروفیسر مظہر معین جامعہ پنجاب میں شعبہ عربی کے صدر اور اورینٹل کالج کے پرنسپل ہیں۔ جسٹس محبوب احمد کے بقول انھوں نے پاکستان میں عربی زبان کی تنفیذ کا مربوط مقدمہ' اہلِ علم اور اربابِ بست و کشاد کی دہلیز انصاف تک پہنچانے کی دل سوز کوشش کی ہے۔ (ص ۱۴)۔

اگرچہ کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں نظر آتی ہیں تاہم کتاب کی طباعت و اشاعت کا معیار اطمینان بخش ہے۔ (فیض احمد شہابی)

مشرف حکومت اور عدلیہ' عتیق الرحمٰن۔ ناشر: دارالشعور' ۳۲-میک لیگن روڈ' ایچ کے بی بی سنٹر' اے جی آفس چوک' لاہور۔ صفحات: ۱۹۷۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

وطن عزیز کے پاؤں میں مارشل لاؤں اور فوجی حکومتوں کی زنجیروں کا بدنما داغ نہ ہوتا تو نجانے یہ تعمیر و ترقی کی کتنی منزلیں طے کر چکا ہوتا۔ دنیا بھر کی عدالتیں فراہمیِ انصاف کا فریضہ انجام دیتی ہیں لیکن ہمارے ملک میں عدالتوں نے بعض اوقات (مجبوراً ہی سہی) فوجی آمریت کو سندِ جواز فراہم کی ہے۔ تاریخ میں عدلیہ کے ایسے فیصلوں کو کس نظر سے دیکھا جائے گا؟ یہ بتانے